نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

اہلسنّت کی یلغار

بجواب

اہلحدیث کی پکار

تالیف

علامہ مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی میلسی مدظلہ العالی

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت، پاکستان

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی، رابطہ: 021-32439799

نام کتاب : اہلسنّت کی یلغار

تالیف : علامہ مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی میلسی مدظلہ العالی

سن اشاعت : ذی الحجہ 1435ھ۔ اکتوبر 2014ء

سلسلہء اشاعت نمبر : 246

تعداد اشاعت : 3700

ناشر : جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون: 32439799

خوشخبری: یہ رسالہ website: www.ishaateislam.net

پر موجود ہے۔

عصر حاضر میں بعض نام نہاد علم و فضل کے دعویدار کہتے ہیں قرآن و احادیث سے ہم خود اجتہاد کر سکتے ہیں اور مسائل اخذ کر سکتے ہیں پھر ہمیں تقلید کی کیا ضرورت ہے۔ اگر ہمارے مخاطب اور مدمقابل نے مسئلہ تقلید پر بحث کی تو ہم قرآن و حدیث کی روشنی میں اس پر مفصل دلائل اور شواہد لائیں گے، سر دست ہم اتنا واضح کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ کہاں آج کل کے جہل مرکب نیم ملاّں کا اجتہاد اور کہاں امام المحدثین و استاذ المجتہدین امام الائمہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اجتہاد و قیاس جنہوں نے ایک ہزار مجتہدین شاگرد چھوڑے، ان کا سا تقویٰ، خوف خدا، دیانت و امانت، خلوص وللّٰہیت اور علم و فضل کہاں سے لاؤ گے؟ بہر حال تقلید کو کھا جانے والا ہوّا سمجھ رکھا ہے، ممکن ہے معاندینِ تقلید میں سے کوئی کہہ دے کہ یہ مذکورہ بالا اصول وضوابط جو خود ساختہ ہیں تقلید و اجتہاد کا ثبوت قرآن و احادیث سے دیا جائے تو قرآن عظیم سے مختصر ثبوت پیش کیا جاتا ہے اور بوقتِ ضرورت بالتفصیل و بالاصراحت پیش کیا جائے گا۔

قرآن عظیم سے تقلید کا ثبوت

قرآن عظیم میں ہے اور ہر نمازی عین حالتِ نماز میں اللہ تعالیٰ سے تقلید کی دعا کرتا ہے:

﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝﴾

یعنی، ہمیں سیدھی راہ پر پہنچا ان کی راہ پر تو نے انعام کیئے نہ ان لوگوں کی (راہ) جن پر غضب کیا اور نہ ان کی جو گمراہ ہیں۔ (وہابی ترجمہ، ص ۲۶ مطبوعہ ادارہ ترجمان السنۃ، لاہور)

الحمد للہ! ہر مسلمان اور ہر نماز میں ہر نمازی اللہ تعالیٰ کی تعلیم فرمودہ یہ دعا کرتا ہے کہ یا اللہ! ہمیں سیدھا راستہ چلا اور یہ بھی خود قرآن عظیم ہی بتاتا ہے کہ وہ سیدھا راستہ کون سا ہے؟ وہ ان کا راستہ ہے جن پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہوا، وہ منعم علیہ لوگ کون ہیں وہ محبوبانِ خدا و مقبولانِ بارگاہِ ایزدی ہیں، وہ ائمہ و فقہاء و مجتہدین و اولیاء کاملین ہیں جن کی راہ پر چلنے کی ہم نماز میں اپنے لئے دعا کرتے ہیں کہ یا اللہ! ہمیں بزرگانِ دین کے سیدھے راستے چلا۔ امام اہلسنّت سیدنا اعلیٰ حضرت الامام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ نے کیا خوب فرمایا ہے

تیرے غلاموں کا نقش قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں، ائمہ مجتہدین، اولیاء کاملین، بزرگانِ دین کا نقشِ قدم ہی صراطِ مستقیم سیدھا راستہ ہے اور وہ مسلمان بہک نہیں سکتا جو سراغ پالے اور اس حقیقت کو جان لے کہ بزرگانِ دین کی راہ ہی صراطِ مستقیم ہے۔ وہابیوں، غیر مقلدوں، سلفیوں کے بہت بڑے مفسر ومناظر اور شیخ الاسلام مولوی ثناء اللہ امرتسری، ایڈیٹر جریدہ اہل حدیث امرتسر اس کی تفسیر میں یوں لکھتے ہیں: ''اے ہمارے مولا! ہماری یہ آرزو نہیں کہ جس راہ کو ہم (خود) ناقص العقل سیدھی سمجھیں یا ہمارے اور بھائی اچھی جانیں وہ دکھا حاشا وکلا بلکہ ان بزرگوں کی راہ پر پہنچا جن پر تو نے بوجہ ان کی دینداری کے بڑے بڑے انعامات کئے اور عطیات دیئے''۔ (تفسیر ثنائی، جلد اول، ص ۲۶، طابع وناشر ادارہ ترجمان السنۃ، لاہور)

یہ غیر مقلدین وہابیہ کا مستند ومعتبر ترجمہ وتفسیر ہے۔
مدعی لاکھ پر بھاری ہے گواہی تیری یا یوں سمجھ لو
نکل جاتی ہے سچی بات منہ مستی میں

ہم نے جان بوجھ کر اتمام حجت کے لئے غیر مقلدین وہابیہ کے اپنے مستند ومعتبر ترجمہ و تفسیر کا حوالہ پیش کیا ہے تاکہ راہِ فرار اور مجالِ انکار نہ ہو تو مولوی ثناء اللہ امرتسری نے صاف صاف اقرار کیا ہے کہ بزرگانِ دین کی راہ صراط مستقیم ہے، ہمیں بزرگانِ دین کی راہ پر چلا۔ اور یہ بھی اعتراف کیا ہے کہ ہماری یہ آرزو نہیں کہ جس راہ کو ہم اپنی ذاتی رائے سے خود بخود اپنی مرضی سے اپنے مبلغ علم کے گھمنڈ میں محض ذاتی رائے سے سیدھا سمجھ لیں یا ہمارے جیسے ہمارے بھائی غیر مجتہد لوگ سیدھا قرار دیں اور صراطِ مستقیم بتائیں وہ سیدھی ہے، نہیں نہیں بلکہ صراطِ مستقیم بزرگانِ دین یعنی ائمہ مجتہدین کا راستہ ہے، یہ علیحدہ بات ہے کہ میلسی کے جاہل مطلق پمفلٹ باز بچوں کی سی ضد کریں اور نہ مانیں۔

ہمیں تو نفس کی تقلید اپنے کرنی ہے
کہیں کہ ہم نہیں تقلید کرتے بو حنیفہ کی

قرآن عظیم میں ہے:

﴿وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ﴾

یعنی سب سے اول سبقت کرنے والے یعنی مہاجرین اور انصار اور جو ان کی نیک روش کے تابع ہوئے خدا ان سب سے راضی ہے اور وہ خدا سے راضی۔

(غیر مقلد وہابی ترجمہ از تفسیر ثنائی، پارہ ۱۰، التوبہ)

یعنی اللہ تعالیٰ اُن سے راضی جو مہاجرین وانصار کی اتباع یعنی تقلید اور پیروی کرتے ہیں تابع کا معنی فرمانبردار (فرمان اور حکم کو ماننے والا) ماتحت ہے (فیروز اللغات، ص ۱۹۰) لہٰذا قرآنِ عظیم کے اس حکم اور خود غیر مقلد وہابی مفسر کی تفسیر سے ثابت ہوا کہ تقلید ائمہ ومجتہدین کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ سے راضی ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن عظیم میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ﴾

یعنی مسلمانو اللہ اور رسول اور اپنے فرمانبرداروں کی تابعداری کرو۔ (وہابی غیر مقلد ترجمہ، پارہ ۵ النساء، تفسیر ثنائی، ص ۳۱۹)

آیت مذکورہ بالا کے تحت مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد وہابی لکھتا ہے: وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ اس آیت کے معنی بالکل صاف اور واضح ہیں کہ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کے بعد اولو الامر کی اطاعت امور جائزہ میں واجب ہے۔ (تفسیر ثنائی، ص ۳۲۰)

الحمد للہ! ہم سنی، حنفی، بریلوی بھی یہی کہتے ہیں کہ کتاب اللہ اور سنتِ رسول ﷺ کے بعد حقیقی اولو الامر ائمہ مجتہدین کی اطاعت امورِ جائزہ میں واجب ہے۔ بالفرض اولو الامر سے مراد حاکم، بادشاہ، حکمراں، سلطان بھی لئے جائیں، حاکم یا فرمانروا بھی فیصلہ کرتے وقت جائز وناجائز امور کا پتہ عالمِ دین قاضی اسلام مجتہد ائمہ دین وفقہاء کرام سے چلائے گا کہ میرا یہ حکم جائز ہے یا ناجائز ہے، ہر حاکم وفرمانبردار فقیہہ ومجتہد تو ہوتا نہیں دینی امور ہی میں سہی امور جائزہ میں وہ ائمہ مجتہدین یا علماءِ کرام سے رجوع کرے گا۔ اور اگر وہابی اپنے جنون وضد میں حاکم، بادشاہ، سلطان

فرمانروا سے آگے نہ بڑھیں کہ بس یہی اولی الامر ہیں تو ہر دو صورتوں میں بہر نوع تقلید واجب ہونا ثابت ہو ہی گئی اور اولی الامر کی اطاعت واجب ہونے کے الفاظ پیشوائے غیر مقلدین مولوی ثناء اللہ امرتسری کی تفسیر ثنائی میں موجود ہیں۔

اور پھر ہر بادشاہ یا سلطان، حاکم یا فرمانروا کا عالم و فقیہ و محدث و مجتہد ہونا ضروری نہیں، بیشتر غیر عالم و غیر محدث و غیر مجتہد بھی ہوتے ہیں بلکہ فاسق و فاجر بھی ہوتے ہیں، اس طرح وہابی فاسق و فاجر اور بے علم لوگوں کا اتباع بھی کریں گے، کہاں ایسے حاکموں، بادشاہوں اور فرمانرواؤں کا اتباع اور تقلید اور کہاں امام الائمہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے سراپا علم و فضل عظیم فقیہہ و عظیم مجتہد و عظیم محدث کا اتباع اور تقلید جس کا غیر مقلدین انکار کرتے ہیں۔ پسند اپنی اپنی نصیب اپنا اپنا۔

﴿وَ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ﴾

یعنی اور اگر اس خبر کو رسول تک اور مسلمانوں کے با اختیار لوگوں کی طرف پہنچاتے تو ان میں سے تحقیق کرنے والے اس خبر کو محقق کرتے۔ (وہابی غیر مقلد ترجمہ از مولوی ثناء اللہ امرتسری، ص ۳۲۷، پارہ ۵، النساء)

آیت کی تفسیر میں خود غیر مقلد وہابی مفسر لکھتا ہے: ''اور اگر اس خبر کو سن کر ہمارے رسول تک اور مسلمانوں کے با اختیار لوگوں کی طرف پہنچاتے تو ان میں سے تحقیق کرنے والے اس خبر کو محقق کرتے اور نتیجہ نکالتے...... بجز چند محقق لوگوں کے سب کے سب شیطان کے پیچھے ہوتے''۔

(تفسیر ثنائی، جلد اول، ص ۳۲۷، از مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد وہابی)

آیت مذکورہ بالا میں اگرچہ وہابی مفسر نے ''یستنبطونہ'' کا ترجمہ اپنے وہابی ذہن کے مطابق استنباط (اخذ کرنا) سے بچتے بچتے کیا ہے لیکن پھر بھی ہمارا مدعا ثابت ہے کہ مسلمانوں میں کچھ با اختیار لوگ استنباط کرنے والے محقق ائمہ دین ہوتے ہیں اور قرآن و حدیث کے اسرار و رموز کا صحیح نتیجہ نکالتے ہیں، محقق (تحقیق کرنے والے) مجتہد چند لوگ ہی ہوتے ہیں اور ان کی بات نہ ماننے والے شیطان کے پیچھے ہوتے ہیں کیونکہ شیطان یا اُن کے اپنے نفس کا دھوکہ ہوتا

ہے کہ تم بھی قرآن اور احادیث کو ان محققین، مجتہدین، ائمہ دین کے برابر سمجھتے ہو تم کو ان کے استنباط کی کیا ضرورت ہے، لہٰذا خود ''اولی الامر'' بن جاتے ہیں اور جو ایک خط کی املاء عبارت میں دس دس غلطیاں کریں سیدنا حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدنا امام شافعی، سیدنا امام احمد بن حنبل و سیدنا امام مالک رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جیسے اکابر ائمہ دین و کامل مجتہدین کے مقابلہ میں محقق بن کر خم ٹھونک کھڑے ہو جاتے ہیں کہ ان کی نہ مانو ہماری مانو ؎

الٹی سمجھ کسی کو بھی خدا ایسی نہ دے

دے آدمی کو موت پر یہ بد ادا نہ دے

﴿وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَ لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْآ اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۝﴾

یعنی اور نہ یہ مناسب ہے کہ مسلمان سارے کے سارے ہی نکل پڑیں ایسا کیوں نہ کریں کہ ہر ایک قوم سے چند آدمی آئیں تا کہ دین کی سمجھ (فقہ) حاصل کرے اور جب اپنی قوم میں جائیں تو ان کو سمجھائیں تا کہ وہ بھی بچتے رہیں۔ (ترجمہ غیر مقلد وہابی، مولوی ثناء اللہ امرتسری، ص ۱۰، پارہ ۱۱، التوبہ)

اب اس آیت مبارکہ کے تحت غیر مقلد وہابی کی اپنی تفسیر کے چند الفاظ ملاحظہ ہوں، لکھتے ہیں: ایسا کیوں نہ کریں کہ ہر قوم سے چند آدمی آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہیں تا کہ دین کی باتوں اور اسرار شریعت (شریعت کے راز اور بھید) میں سمجھ حاصل کریں اور جب (یہ لوگ) اپنی قوم کو جائیں تو ان کو سمجھائیں وہ بھی برے کاموں سے بچتے رہیں اور نیک کاموں میں راغب ہوں۔ (تفسیر ثنائی، جلد دوم، ص ۱۰، پارہ ۱۱، التوبہ)

آیۂ مبارکہ ''لِيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ'' فقہ دینی کی طرف اشارہ ہے، دین کی فقہ سیکھ کر اپنے لوگوں کو دین سمجھائیں، دین کی سمجھ کا نام فقہ ہے جو لوگ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے دین سیکھتے ہیں وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مانیں اور پھر جو لوگ جن جن لوگوں کو دین سمجھائیں وہ ان کی مانیں تقلید کریں کیونکہ ان کا ماننا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو ماننا ہے کیونکہ یہ لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی سے سیکھ کر

آئے ہیں۔

قولِ فقہاء اصل میں فرمان ہے سرکار کا
نام ہی کا فرق ہے تعلیم ہے دونوں کی ایک

مولوی ثناء اللہ صاحب کی تفسیر کے الفاظ میں ''اسرارِ شریعت'' بڑا معنی خیز لفظ ہے کہ وہ آنے والے لوگ دین کی باتوں یعنی ارکان وفرائض وضروریات دین وغیرہ بھی سیکھیں اور اسرارِ شریعت یعنی شریعت کے وہ اسرار ورموز جو واضح نہیں یا منصوص علیہ نہیں اخفاء میں ہیں وہ بھی سیکھیں اور یاد رہے کہ احکامِ عملیہ کا نام شریعت ہے اور اعتقادیات کا نام دین ہے۔ بدیہیات شرعیہ میں سے ہیں کہ احکامِ شریعت بقدر وسعت ہیں۔ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا

﴿وَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا﴾

اور وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عنایت کر اور ہم کو متقیوں کا امام بنا۔ (ترجمہ غیر مقلد وہابی مولوی ثناء اللہ امرتسری، پارہ ۱۹، جلد ۲، ص ۳۸۰)

تفسیر میں نہایت پُرمغز بات ہے کہ ''ہم کو متقیوں کا امام بنا''۔ (تفسیر ثنائی، جلد ۲ ص ۳۸۰ حاشیہ)

متقیوں، پرہیزگاروں کا امام ومقتدا جو ہوگا لازماً متقی اس کے مقتدی ومقلد ہوں گے جو اپنے امام کی تقلید کریں گے، یہ آیت مبارکہ بھی تقلید پر دلیل صریح ہے، اب تک کی آیات سے استنباط، فقہ، امام، پیروی (تقلید) اتباع واطاعت کے الفاظ آچکے ہیں۔ لہٰذا تقلیدِ ائمہ سے مفر ایمان واعمال کے لئے مضر ہے۔

قرآن عظیم میں فرمایا:

﴿اِتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ﴾

تم ان لوگوں کی راہ پر چلو جو میری طرف رجوع ہوں۔ (ترجمہ غیر مقلد وہابی، پارہ ۲۱، لقمان)

اس آیہ کریمہ وعظیمہ کی تفسیر میں غیر مقلد وہابی مفسر لکھتا ہے: ''دین کے کاموں میں تم ان

لوگوں کی راہ پر چلیو جو میری (یعنی خدا کی) طرف رجوع ہوں خواہ کوئی ہوں، کسی ملک کے رہنے والے ہوں، کسی قوم کے افراد ہوں"۔ (تفسیر ثنائی، جلد۲،ص ۲۵، پارہ ۲۱، لقمان)

اس آیت مبارکہ میں بھی اللہ تعالیٰ اپنی طرف رجوع کرنے والوں کی تقلید و اتباع کا حکم فرما رہا ہے کہ میری طرف رجوع کرنے والوں کی راہ پر چلیو خواہ کوئی ہو، امام ہو، مجتہد ہو، محدث ہو، کسی ملک کا ہو، عرب کا ہو، کوفہ کا ہو، فارس کا ہو، بغداد کا ہو، بخارا کا ہو، مصر کا ہو، شام و عراق یا روس کا ہو، اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والا ہو اس کی اتباع اور تقلید کرو۔ ؎

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

اور کیوں نہ ہو اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت سیدنا فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز نے بھی یہی فرمایا تھا۔ ؎

تیرے غلاموں کا نقش قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

نوٹ: مسئلۂ تقلید پر مزید آیات پیش کی جاسکتی ہیں مگر اختصار مانع ہے۔

یاد رہے کہ تفسیر ثنائی غیر مقلدین کی وہ تفسیر ہے جس میں غیر مقلدین کے امام و پیشوا مولوی ثناء اللہ امرتسری کی سوانح حیات پر مشتمل ابتدائیہ مولوی احسان الٰہی ظہیر مدیر ترجمان الحدیث و اہلحدیث نے لکھا تھا۔

ہم تفسیر معالم التنزیل، تفسیر روح البیان، تفسیر روح المعانی، تفسیر خازن، جلالین، تفسیر مدارک، تفسیر نیشاپوری، تفسیر بیضاوی، تفسیر کبیر، تفسیر عرائس البیان، تفسیر حسینی، تفسیر انوار التنزیل، تفسیر تنویر المقیاس، تفسیر ابن جریر، تفسیر در منثور، تفسیر عزیزی، تفسیر صاوی، تفسیر جمل، تفسیر الموذج جلیل، تفسیرات احمدیہ، تفسیر خزائن العرفان وغیرہ کے ناقابل تردید حوالہ جات نقل کر سکتے تھے مگر ہم اپنے مخاطب طائفہ کی فطرت کو جانتے ہیں وہ بیشتر تفاسیر کو مقلدین احناف و شوافع و حنابلہ کی قرار دے کر ناقابل قبول ٹھہراتا اور راہِ فرار اختیار کرتا حالانکہ غیر مقلدین تفسیر بالرائے کے مرتکب ہیں، محض اپنی رائے سے تفسیر کرتے ہیں اور مفسرین اہلسنّت کی محقق تفاسیر، اکابر صحابہ کرام، مفسرین عظام، فقہاء و مجتہدین ذوی الاحترام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مستفاد ہوتی ہیں

اور محض انفرادی، ذاتی آراء و تخیلات پر مشتمل نہیں ہوتیں۔ اس کے باوجود ہم نے اتمام حجت کے لئے غیر مقلدین کا ترجمہ، غیر مقلد کی تفسیر کے حوالہ جات پیش کئے۔ آئندہ اس موضوع پر اپنی مستقل کتاب میں جمہور مفسرین کرام قدست اسرارہم کے تفسیری حوالہ جات ہوں گے۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

تقلید احادیثِ مبارکہ کے آئینہ میں

تقلید ائمہ پر بکثرت احادیث پیش کی جاسکتی ہیں مگر چونکہ اختصار مانع ہے اور ہمارا ارادہ اس موضوع پر مستقل کتاب لکھنے کا بھی ہے لہٰذا چند روح پرور احادیث مبارکہ تقلید کے ثبوت میں پیش کی جاتی ہیں:

مسلم شریف (جلد اول، صفحہ ۵۴، باب بیان اِنَّ الدِّیْنَ النَصِیْحَة) میں ہے:

عَنْ تَمِیْمِ نِ الدَّارِیْ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ الدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَ لِکِتَابِهٖ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ عَامَّتِهِمْ

تمیم داری سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ دین خیر خواہی ہے، ہم نے عرض کیا: کس کی؟ فرمایا: اللہ کی اور اس کی کتاب کی اور اس کے رسول کی اور مسلمانوں کے امام کی اور عامہ مومنین کی۔

مسلم شریف کی اس حدیث پاک کی شرح میں امام نووی فرماتے ہیں:

وَ قَدْ یَتَنَاوَلُ ذَالِكَ عَلَی الْاَئِمَّةِ الَّذِیْنَ هُمْ عُلَمَاءُ الدِّیْنِ وَ اِنَّ مِنْ نَّصِیْحَتِهِمْ قَبُوْلَ مَا رَوَوْهُ وَ تَقْلِیْدَهُمْ فِی الْاَحْکَامِ وَ اِحْسَانَ الظَّنِّ بِهِمْ

یہ حدیث ان اماموں کو بھی شامل ہے جو علماءِ دین ہیں اور علماء کی خیر خواہی سے ہے ان کی روایت کی ہوئی احادیث کا قبول کرنا اور ان کے احکام میں تقلید کرنا اور اُن کے ساتھ نیک گمان کرنا۔

نوٹ: یاد رہے کہ امام نووی کی شرح مسلم کو مشہور غیر مقلد وہابی مولوی ابوسعید محمد حسین

بٹالوی نے "الاقتصاد فی مسائل الجهاد" کو(صفحہ ۵۴،۶۶ پر) معتبر مان کر اس کا حوالہ دیا ہے۔

مشکوٰۃ (کتاب الامارۃ) میں بحوالہ مسلم ہے کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

مَنْ اَتَاکُمْ وَ اَمْرُکُمْ جَمِیْعٌ عَلٰی رَجُلٍ وَّاحِدٍ یُّرِیْدُ اَنْ یَّشُقَّ عَصَاکُمْ وَ یُفَرِّقُ جَمَاعَتَکُمْ فَاقْتُلُوْہُ

جو تمہارے پاس آئے حالانکہ تم ایک شخص (امام و امیر) کی اطاعت پر متفق ہو وہ چاہتا ہے کہ تمہاری لاٹھی کو توڑ دے اور تمہاری جماعت کو متفرق کر دے تو اس کو قتل کر دو۔

یہاں ایک شخص کی اطاعت کا ذکر ہے وہ امام و مجتہد ہی ہیں کیونکہ سلطان یا حاکم وقت کی اطاعت خلافِ شرع احکام میں جائز نہیں۔ مسلم نے کتاب الامارہ میں ایک باب باندھا: بَابُ وُجُوْبِ طَاعَةِ الْاُمَرَاءِ فِیْ غَیْرِ مَعْصِیَةٍ ،یعنی امیر کی اطاعت غیر معصیت میں واجب ہے۔ اس سے اطاعت وتقلید واضح طور پر ثابت ہے۔

مشکوٰۃ شریف باب فضائل الصحابہ میں ہے:

اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّهِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ

میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تم جن کی پیروی (تقلید) کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

اس حدیث پاک میں خود حضور علیہ السلام نے حضراتِ صحابہ کرام کی پیروی یعنی تقلید کا حکم دیا ہے اور صحابہ کرام کی تقلید سے ہدایت پانے کی نوید سنائی تقلید کا معنی پیروی ہے، اگر اتباع و اطاعت کا حق صحابہ کرام یا ائمہ کرام کے لئے ممنوع ہوتا تو حضور علیہ السلام صحابہ کرام کی پیروی اور تقلید کا حکم نہ فرماتے، جیسا کہ "اہلحدیث کی پکار" میں لکھا ہے کہ مخلوق میں سے اطاعت کا حق صرف اللہ کے رسول ﷺ کا ہے، اب اگر غیر مقلدین حضور نبی اکرم رسول محترم ﷺ کی اطاعت میں سچے ہیں تو حضور کے اس حکم کی اطاعت کریں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کی اطاعت یا پیروی یا تقلید کرو۔ اب غیر مقلدین کا وہ صرف ٹوٹ گیا جس صرف سے انہوں نے یہ حق اپنے رائے اور اپنے اجتہاد و قیاس سے مختص کر دیا اور صرف میں جکڑ دیا تھا۔ حضور علیہ السلام